الفضل اشاعت نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 18 جون 2021ء | 07 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:144

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

(التوبہ:119)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

فرمانِ خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ جب بھی انبیاء مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے، اس پر ایمان لانے والے، تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کے تقویٰ کا اعلیٰ معیار اس لئے قائم ہو رہا ہوتا ہے، اس کا اظہار اس لئے ہو رہا ہوتا ہے، دنیا کو نظر آ رہا ہوتا ہے اور ان کے اندر یہ تبدیلی اس لئے نظر آ رہی ہوتی ہے کہ انہوں نے اس قرب کی وجہ سے جو ان کو نبی سے ہے اللہ کی مدد اور فضل سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہوتی ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اس سچی پیروی کی وجہ سے، اس سچے ایمان کی وجہ سے، اپنے اندر تقویٰ قائم ہونے کی وجہ سے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی وجہ سے، صادقوں میں شامل ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور پھر آگے بہت سوں کی رہنمائی کا باعث بنتے ہیں، بن رہے ہوتے ہیں، تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے یہ فیض رک نہیں جاتا بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ورنہ تو اس آیت میں جو حکم ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ اس کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ عمل رکنے والا ہو تو یہ حکم تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ پھر تو لوگ پوچھتے کہ وہ کون ہیں صادق، وہ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم نے ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔

تو یہ معرفت کی باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادقؑ کے ذریعے سے ہی پتہ لگی ہیں۔ آپ کی قوت قدسی نے صادقین کی ایک فوج تیار کی جو روحانیت میں اتنی ترقی کر گئی کہ ان کو صحابہ کا مقام حاصل ہو گیا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں رہ کر آپ کے قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہو کر ہی صادقین میں شمار ہو سکتا ہے۔ تو جہاں اس آیت میں ایمان لانے والوں کو، تقویٰ کی راہوں پر چلنے والوں کو، یہ حکم ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ رہو وہاں ہمیں یہ بھی حکم ہے جس کی وجہ سے ہمیں ایک فکر پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ خود بھی صادق بنو۔ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو تو اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ خود بھی دوسروں کے لئے رہنمائی کا باعث بنو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق صادق تو پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن یہ نہ ہو کہ ہم تعلیم سے دُور ہٹ کر گمراہی کے گڑھے میں گرتے چلے جائیں اور صادقین کی ایک اور جماعت آ جائے جو لوگوں کی رہنمائی کرنے والی ہو۔

(خطبہ جمعہ 11 جون 2004ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- نہر عرفان (منظوم)
- 18 جون اور روزنامہ الفضل
- روزنامہ الفضل لندن، آن لائن ایڈیشن
- الفضل اخبار کی چند خوبصورت یادیں
- دیس کا سندیسہ

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔‘‘

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ باب من یومر ان مجالس)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔‘‘

(مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

راستبازوں کی صحبت

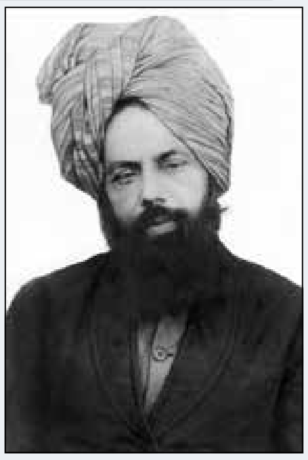

’’صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبہ: 119) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 62۔ ایڈیشن 1984ء)

’’دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ راستبازوں کی صحبت میں رہو تا کہ ان کی صحبت میں رہ کر تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، بینا ہے، دیکھنے والا ہے، سننے والا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 62۔ ایڈیشن 1984ء)

(روزنامہ الفضل بھی صحبت صالحین کا ایک بہترین ذریعہ ہے)

دربارِ خلافت

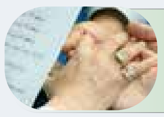

میں تیری مدد ایسے لوگوں کے ذریعے کروں گا جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

گزشتہ دنوں جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں مَیں جلسہ جرمنی میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کے بارہ میں تو گزشتہ خطبہ میں، جو برلن میں دیا تھا، بیان کر چکا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلسے میں دیکھا، محسوس کیا اور اس کے علاوہ بھی جرمنی کی جماعت نے جو پروگرام بنائے ہوئے تھے اُن میں بھی وہ فضل نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نئے نئے پہلو نظر آئے۔ جماعت کے تعارف کے نئے راستے کھلے۔ اب جرمنی جماعت کو چاہئے کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ جرمنی کے علاوہ سفر میں جاتے اور آتے وقت یورپ کے دو اور ممالک میں بھی مختصر قیام تھا۔ جاتے ہوئے بیلجیئم اور واپسی پر ہالینڈ میں۔ گو یہاں مختصر قیام تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے یہاں بھی نظر آ رہے ہیں۔ بیلجیئم میں ایک رات قیام تھا، شام کو وہاں پہنچے تو شام کو ہی بعض نو مبائعین اور جماعت کے قریب آئے ہوئے دوستوں کے ساتھ ملاقات تھی۔ ایک مجلس تھی جس میں ساٹھ ستّر کے قریب احباب و خواتین شامل تھے۔ اُنہیں بھی کچھ کہنے کا موقع ملا۔ اس مجلس کے دوران ہی بعض جو قریب آئے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل کھولے اور اُنہیں شرح صدر عطا فرمایا اور اُن کو اللہ تعالیٰ نے بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ مَیں اس مجلس میں اُن کو بتا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آخرین میں مبعوث ہوئے تو اُس کام کو آگے بڑھانے کے لئے مبعوث ہوئے جو آپ کے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک بہت بڑا انقلاب پیدا فرمایا اس میں جاہلوں کو جو بعض دفعہ درندگی کی حد تک گِر جاتے تھے حقیقی انسانی قدروں کی پہچان کروائی۔ اُنہیں انسان اور پھر تعلیم یافتہ انسان بنا کے خدا تعالیٰ کے قریب کر دیا اور یوں وہ باخدا انسان بن گئے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو نہ صرف پہچاننے لگ گئے بلکہ اُس کے حصول کے لئے حقیقی کوششیں شروع کر دیں اور معیار حاصل کیا۔ اُن کا اللہ تعالیٰ سے ایسا پختہ تعلق قائم ہوا کہ اُنہیں دنیا کی ہر چیز ہیچ نظر آنے لگی۔ اس دنیا کی کسی چیز کی کوئی حقیقت نہ رہی۔ اُن کی دنیا بھی دین بن گئی اور یہی چیز ہے جو قرآنی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنے آئے ہیں۔ تو اُس وقت ایک شخص جس کے بارہ میں پہلے مَیں اُس کی باتیں سن کر سمجھا تھا کہ احمدی ہے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اُس نے اُس وقت تک بیعت نہیں کی تھی لیکن جماعت کے بہت قریب تھا میری بات ختم ہونے کے بعد اجازت لے کر کھڑا ہوا (یہ دوست غالباً مراکو کے تھے) اور بڑے جذباتی انداز میں کہنے لگا کہ آج آپ کی یہ باتیں سُن کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا یہ کام بھی ہے کہ انسانوں کو باخدا انسان بنائیں۔ مَیں عہد کرتا ہوں کہ اپنی بھی اصلاح کروں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ مسیح موعود کا مددگار بن کر اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلا کر دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے والا بھی بنوں گا۔ وہ کہنے لگا کہ آج میں احمدیت میں شامل ہونے کا اعلان بھی کرتا ہوں۔ اگر پہلے کوئی شکوک وشبہات تھے بھی تو آپ کی باتیں سُن کر یہ ختم ہو گئے ہیں۔ کہنے لگا کہ بس میری بیعت لیں اور مجھے مسیح موعود کے سلطانِ نصیر میں شامل کریں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی اور اُن کے ساتھ سات آٹھ اور بھی بیعت میں شامل ہوئے جس کی تفصیلی رپورٹ تو وکیل التبشیر، ماجد صاحب لکھ رہے ہیں۔ الفضل میں شائع ہو رہی ہے۔ بہرحال ان سب بیعت کرنے والوں کی بڑی جذباتی کیفیت تھی اور ایک عزم تھا کہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے جس کی بھی ضرورت ہے وہ ہم کریں گے اور جو ہم نے حاصل کیا ہے اُسے آگے بھی پہنچائیں گے۔ وہاں جو بیعتیں ہو رہی ہیں، جو نئے آنے والے ہیں اُن میں تبلیغ کا بھی بڑا شوق ہے اور سب سے پہلے اپنے خاندان اور عزیزوں سے تبلیغ شروع کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ اُنہیں حقیقی اسلام کی آغوش میں لا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن میں اس کے لئے ایک جذبہ اور جوش پیدا ہوا ہوا ہے۔ یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ گزشتہ جمعہ سے تین دن کے لئے بیلجیئم کا بھی جلسہ سالانہ ہوا تھا جس کا مَیں گزشتہ جمعہ میں ذکر نہیں کر سکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بیلجیئم بھی اب بیعتوں اور رابطوں اور احمدیت کا پیغام پہنچانے میں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اصل میں تو اللہ تعالیٰ ہی راستے کھول رہا ہے۔ دنیا میں

بقیہ صفحہ 4 پر

نہرِ عرفان

ہے جاری الفضل اُنیس سو تیرہ سے ُاور اب تک بحال دیکھو
رحیم و رحماں کا ہے یہ احساں کمال دیکھو جمال دیکھو

ہوا ہے آن لائن اب تو جاری خوشی سے سب ہیں نہال دیکھو
جو نہرِ عرفان بند کی تھی اب اس کی تیزی ' اُچھال دیکھو

ہوُا ہے آن لائن اب تو جاری خوشی سے سب ہیں نہال دیکھو
انوکھی سج دھج نکھار دیکھو اب اس کا حسن و جمال دیکھو

بہت تھیں پھیکی سی میری صبحیں نظر نہ آتا تھا جب یہ پرچہ
میں اس کی بندش سے مضطرب تھی بہت تھا حزن و ملال دیکھو

چھڑا دئے ہیں فضول دنیا کے جھوٹے اخبار اور رسالے
ہر ایک دل میں ہے اس کی چاہت یہی ہے اس کا کمال دیکھو

یہ دور کہف و رقیم جیسا ہمیں فلک پر اڑا رہا ہے
جہاں میں ہرگز نہیں ملے گی کوئی بھی ایسی مثال دیکھو

ہمارا مولا بہت توانا قدیر و قادر ہے مقتدر ہے
ہمیں بچاتا ہے دشمنوں سے بنا ہوا ہے وہ ڈھال دیکھو

شرارے شر کے پڑے پلٹ کر انہی پہ جو ہیں ہمارے بدخواہ
نہیں مناسب تکبر اتنا اب اس کا قہر و جلال دیکھو

ہوئے ہیں ظلمت کے ایسے رسیا کہ آنکھیں اپنی ہی پھوڑ لی ہیں
خود اپنی پستی سے بے خبر ہیں ہوا ہے کیسا زوال دیکھو

دلوں کے ایماں پہ فیصلے اب ہوا کریں گے زمین پر ہی
خدا کے بندے خدا بنے ہیں یہ ان کی جرات مجال دیکھو

وطن سے لگتا تھا خط ہے آیا مرے پیاروں کی خیر لے کر
بہت مبارک ہو اس کی آمد ہوئے ہیں سب ہی نہال دیکھو

(امۃ الباری ناصر۔امریکہ)

اداریہ

18 جون اور روزنامہ الفضل

"الفضل" آج سے 108 سال قبل 18جون 1913ء کو قادیان سے جاری ہوا۔ جو مختلف ادوار (جن میں پاکستان میں جبری بندشیں شامل ہیں) سے گزرتا عالمی سطح پر اردو زبان کے اخبارات میں اپنا لوہا منواتا، احباب و خواتین کی روحانی تشنگی کو دور کرتا اور علمی، اخلاق اور دینی میدان میں انہیں سیراب کرتا ہوا آج مغربی دنیا کے مرکز لندن سے آن لائن جاری ہے۔ جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 13 دسمبر 2019ء کو خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر فرما کر اور احباب وخواتین کو اس کے لیے مضامین ومنظوم کلام بھجوانے اور اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد اس کی ویب سائٹ کا افتتاح فرما کر دعا کروائی۔

آج 18جون الفضل کے پہلے شمارہ (جن کے ایڈیٹر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) کی یاد میں چند یادیں اور باتیں پیش کی جا رہی ہیں۔ 108سالہ تاریخ سازسفر کو چند صفحات میں سمونا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ تاہم ان چند صفحات میں درج روحانی، علمی اور دینی مواد ہمیں دعوت عام دے رہا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس لگائے ہوئے روحانی اور علمی پودے کی دعاؤں کے ساتھ آبیاری کریں۔ مضمون لکھیں، منظوم کلام بھجوائیں، جماعتوں میں ہونے والے پروگرامز کی رپورٹ بھجوائیں، اگر کوئی اہم تربیتی، علمی اور سبق آموز کتاب پڑھ رہے ہیں۔ انکا تعارف کروائیں۔ جسے حاصل مطالعہ کے نام سے شامل اشاعت کیا جائے گا۔

مختلف کتب سے اہم اقتباسات جن سے آپ بہت متاثر ہوئے ہوں وہ قارئین الفضل کے لئے شیئر کریں۔ اپنے اپنے ممالک میں جماعت احمدیہ کیسے آئی۔ بفضل اللہ تعالیٰ اب کس مقام پر ہے۔ جلسہ ہائے سالانہ کا آغاز کب ہوا۔

اپنے ہاں مساجد کا تعارف کروایا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی کتب کا تعارف اور ان سے اقتباسات مستند حوالہ جات کے ساتھ بھجوائے جا سکتے ہیں۔ جانوروں، پرندوں کی الگ سے دنیا کا تعارف کروایا جا سکتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے خوبصورتی کی صورت میں پھیلے ہوئے ہیں ان کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ خلفاء احمدیت کے ساتھ ایمان افروز یادیں ہر احمدی کی وابستہ ہیں۔ خلفاء کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات پر قلم اٹھایا جا سکتا ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کب آئی، کس کے ذریعہ سے آئی۔ اپنے خاندان میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگوں کا تعارف بھجوایا جا سکتا ہے۔ یاد رفتگان میں ایسے بزرگوں کے حال احوال اور سیرت بیان ہوسکتی ہے۔ اپنے ہاں ننھے پھولوں کی پیدائش، بچوں کی کامیابی اور وفات کی خبریں بھی اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ جو دعائیں سمیٹنے اور جماعت میں جذبہ اخوت ومحبت کو بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ دنیا میں پھیلے مختلف علوم، یونیورسٹیوں کا تعارف کروائیں۔ اپنے یادگار سفروں پر قلم آزمائی ہوسکتی ہے۔ الغرض بہت کچھ اور ہے۔ بہت عناوین، مضامین اور سیر گاہوں کو cover کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام جماعتی اخبار، روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے لیے خدمات بجالانے اور اس کی قلمی معاونت کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قلم کو استعمال میں لانے کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

"اگرچہ فیصلہ دعاؤں سے ہی ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں دلائل کا سلسلہ بھی برابر رکھنا چاہیے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولوالایدی والابصار کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو باتیں تائید دین کے لیے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 328)

خلفاء احمدیت کی یہ آرزو اور خواہش رہی ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی اشاعت 10 ہزار تک پہنچ جائے۔ مگر الفضل کے جوبلی کے سال بھی بسیار کوشش کے یہ ٹارگٹ حاصل نہ ہوسکا۔ شاید اس میں پاکستان کے اس اخبار کی مخالفت کا عنصر بھی شامل تھا مگر اب خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں خلفائے احمدیت کی یہ خواہش نہ صرف بھر آئی بلکہ کئی گنا اضافہ کے ساتھ بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پیشگوئی (مصلح موعود) میں درج یہ علامت "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" الفضل کی صورت میں بھی پوری ہو رہی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

روزنامہ الفضل کو پڑھنے پڑھانے، اس کے لیے مضامین لکھنے اور لکھوانے اور اس کو promote کرنے کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد پیش ہے جو آپ نے 13 دسمبر 2019ء کے خطبہ جمعہ میں ویب سائٹ لانچ کرنے سے پہلے فرمایا تھا۔

الفضل آن لائن کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس وقت میں ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ انہوں نے شروع کی ہے اور اس کے بارے میں اعلان کروں گا... الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار روزنامہ الفضل آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13 دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان شاء اللہ تعالیٰ آغاز ہو جائے گا جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہو گا۔ اس کی ویب سائٹ alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔ یہاں ہماری آئی ٹی کی جو مرکزی ٹیم ہے انہوں نے اس کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

اس میں الفضل کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے بہت کچھ موجود ہے جو ارشاد باری تعالیٰ کے عنوان کے تحت قرآن کریم کی آیات بھی آیا کریں گی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت احادیث نبویؐ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے اقتباسات بھی ہوں گے۔ اسی طرح بعض احمدی مضمون نگاروں کے مضمون اور دوسرے جو اہم مضامین ہیں وہ بھی ہوں گے۔ نظمیں بھی احمدی شعراء کی ہوں گی۔ یہ اخبار ویب سائٹ کے علاوہ ٹوئٹر پر بھی موجود ہے اور اینڈرائڈ (Android) کا ایپ (app) بھی بن گیا ہے۔ یہ کیونکہ اب روزانہ شروع ہو گیا ہے تو سوشل میڈیا کے ان ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہو گی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اس کا آج ان شاء اللہ آغاز ہو جائے گا۔ اسی طرح پیر کے روز اس میں خطبہ جمعہ کا مکمل متن جو ہے وہ شائع کیا جائے گا اور تازہ خطبے کا خلاصہ بھی بیان ہو جائے گا۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 13دسمبر 2019ء)

الفضل آن لائن پر حضور انور کا پیغام

اخبار الفضل آن لائن کے اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تاریخی پیغام بھجوایا تھا اسے بھی قارئین کے افادہ کے لئے اس آرٹیکل کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیغام میں تحریر فرمایا:

پیارے قارئین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی انتظامیہ کو اخلاص و وفا اور محنت کے ساتھ اسے بہترین رنگ میں شائع کرنے کی توفیق دے اور اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جا رہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ ہر وقت بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوا کرے گا۔ یہ جماعت کا اہم اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات پیش کی جائیں گی۔ خلیفہ وقت کے خطبات اور خطابات بھی شائع ہوا کریں گے اور اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔ اسی طرح اس میں مختلف ممالک سے جماعتی ترقی اور اہم تقریبات کی رپورٹس وغیرہ بھی شامل ہوا کریں گی۔ اس کے ذریعہ قارئین کو تاریخ احمدیت اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ دینی معلومات میں اضافہ کا باعث ہو گا اور دینی اور روحانی تربیت کے سامانوں سے آراستہ ہو گا۔ پس یہ اخبار ان شاء اللہ بہت مفید معلومات کا مجموعہ ہو گا۔)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مختلف مواقع پر احباب جماعت کو الفضل کے مطالعہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا کہ

الفضل جماعت کا اخبار ہے لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پُرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شاید ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے تھے کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26دسمبر 2009ء)

اسی طرح ایک اور بار فرمایا:

’’اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(الفضل 31دسمبر 1954ء)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

’’اب میں تحریک کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اخبارات کو خریدیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اس زمانہ میں اخبارات قوموں کی زندگی کی علامت ہیں کیونکہ ان کے بغیر ان میں زندگی کی روح نہیں پھونکی جا سکتی۔‘‘

(انوار العلوم جلد 4صفحہ 142)

احباب جماعت الفضل کے نام سے خوب مانوس ہیں اور سب کو اس سے محبت ہے۔ الفضل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الثانی، المصلح الموعود) نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دورمبارک میں قادیان سے جاری فرمایا تھا۔ اس کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا۔ کافی عرصہ تک حضرت مصلح موعودؓ اسے اپنے ذاتی خرچ سے شائع فرماتے رہے۔ اس کے اجراء کے وقت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک زمین پیش فرمائی اور میری والدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے دو زیور پیش کئے۔ پس قارئین الفضل حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے پہلے پرچہ میں اخبار کے مقاصد تحریر فرماتے ہوئے یہ دعائیہ فقرے بھی تحریر فرمائے کہ

’’اے میرے مولا ...... لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘

(الفضل 18جون 1913ء صفحہ 3)

میری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، آپ رضی اللہ عنہ کی دعائیں قبول فرمائے۔ اور الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفہ وقت کے لئے ایک حقیقی سلطان نصیر کا کردار ادا کرنے والا بنے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح اور ہدایات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابوسعید)

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

ہر جگہ ایک ہوا چلی ہوئی ہے۔ جماعت جو ہے اُس کی حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ جو راستے اللہ تعالیٰ کھول رہا ہے اُس سے بھر پور فائدے اُٹھائیں اور نئے آنے والوں کو سنبھالیں اور اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا واپسی پر ہالینڈ میں بھی قیام تھا۔ ہالینڈ کا جلسہ بھی آج سے شروع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو بھی جلسہ کی برکات سے مستفیض فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ ہر لحاظ سے یہ جلسہ بابرکت ہو اور پھر یہ لوگ بھی پہلے سے بڑھ کر تبلیغی اور تربیتی میدان میں بہت زیادہ ترقی کرنے والے بنیں۔ وہاں اسلام کے خلاف کیونکہ اکثر کہیں نہ کہیں سے آواز اُٹھتی رہتی ہے اس لئے اُنہیں بہت زیادہ محنت اور دعا کی ضرورت ہے اور کوشش بھی کرنی چاہئے۔ تمام ذیلی تنظیموں کو بھی اور جماعت کو بھی مربوط پروگرام بنا کر اسلام کی خوبصورت تعلیم مُلک کے ہر شخص تک پہنچانے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔

بہر حال سفر کا بتا رہا تھا تو وہاں مختصر قیام کے دوران بعض عربی بولنے والے نو مبائعین اور جماعت کے قریب آئے ہوؤں سے بھی ملاقات ہوئی۔ ایک دوست جو جماعت کے قریب تھے اُنہوں نے بیعت بھی کی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا چلائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن کے دلوں میں عجیب تسکین کے سامان پیدا فرما رہا ہے اور احمدیت کی سچائی اُن پر واضح کر رہا ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ اِن فضلوں سے حصہ لینے کے لئے اپنی طرف سے بھی مکمل کوشش کریں کہ یہ لوگ جتنی جلد ہو سکے زیادہ سے زیادہ حقیقی اسلام کے قریب آئیں۔ یہ نئے لوگ جو آ رہے ہیں اُن کی جذباتی کیفیت الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ بہر حال اِن دو ملکوں کا مَیں نے مختصر ذکر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرف ایسی ہوا چلی ہوئی ہے اور اُس کے فضل کے دروازے اس طرح کھل رہے ہیں کہ مختصر قیام میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے نظر آتے ہیں۔ اور پھر نئے شامل ہونے والے ایک نئے جذبے اور جوش سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آگے پہنچانے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور یہ انقلاب لمحوں میں ان میں پیدا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آتے ہیں، ملتے ہیں، بات کرتے ہیں اور بیٹھے بیٹھے ایک عجیب کیفیت اُن پر طاری ہو جاتی ہے اور ایک نئے جذبے اور جوش سے وہاں سے اُٹھ کے جاتے ہیں۔ پس یہ خاص فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید و نصرت کا ایک نظارہ ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے نئے نئے پہلو واضح ہوتے ہیں کہ یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ۔ یعنی میں تیری مدد ایسے لوگوں کے ذریعے کروں گا جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ ان میں سے اکثریت وہ ہے جن میں خدا تعالیٰ نے حق کی تلاش کا جوش پیدا کیا۔ پھر اُن کا جماعت سے کسی ذریعہ سے رابطہ ہوا اور احمدیت اور حقیقی اسلام کی خوبصورت تعلیم نے اُن کے دلوں میں گھر کر لیا۔ اب مولوی چاہے جتنا بھی زور لگا لیں جن دلوں کو اللہ تعالیٰ پاک کر کے مائل کر رہا ہے وہ اُن کے دنیاوی لالچوں اور خوفوں سے ڈر کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی صداقت اور ایمان میں مضبوطی کو چھوڑنے والے اور کمزوری دکھانے والے نہیں ہو سکتے۔

(خطبہ جمعہ 8/ جولائی 2011ء)

ابو سدید

حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھ کا لگایا ہوا سدا بہار پودا، خلافت کی آواز اور جماعت احمدیہ کا آرگن

روزنامہ الفضل لندن، آن لائن ایڈیشن

دورِ خلافتِ خامسہ میں 108سال پورے کرنے پر ایک نئے جذبہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کی خدمت میں مصروف عمل

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ’’روزنامہ الفضل‘‘ اپنی عمر کے 108 سال پورے کر چکا ہے۔ برصغیر کا یہ قدیم اردو جماعتی اخبار اپنے دامن میں دور حاضر میں جماعت کی ایک سو آٹھ سالہ تاریخ سمیٹے ہوئے ہے اور بے شمار معلوماتی مضامین اور بلند پایہ منظومات کا مرقع ہے۔ الفضل خلافت احمدیہ کی سو سالہ تجلیات اور جماعت کی والہانہ عقیدت کا آئینہ دار ہے اور اس کا ہر صفحہ اس دو طرفہ محبت کے عطر سے ممسوح ہے۔ اس تاریخی اخبار کا تعلق احباب جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت قریب کا ہے۔ یہ ہر گھر کے ایک فرد کی حیثیت رکھتا چلا آیا ہے۔ احباب اس سے حظ اٹھا کر ناشتہ سے لطف اٹھایا کرتے تھے۔ جونہی اس کو دہلیز پر دیکھتے تو پہلے پڑھنے کے لئے دوڑیں لگ جاتی تھیں۔ کوئی کہتا یہ تو میری روح کی غذا ہے اور کوئی اس کو پڑھے بغیر کھانا نہیں کھاتا تھا۔ الغرض الفضل نے جماعت کے احباب کو ایک لڑی میں پرو کر رکھ دیا تھا۔ یہ وحدت کا ایسا منفرد نظارہ دنیا دیکھ کر دنگ رہ جایا کرتی تھی۔ ہماری خبروں کا بڑا ذریعہ جماعت کا یہی آرگن ہوا کرتا تھا۔ آئیے! آپ کو بھی بتاتے ہیں کہ اس کو ہر گھر کے ممبر کی حیثیت کیوں حاصل تھی۔ پڑھیے اور سر دھنیے؛ الفضل نے ہی ہمیں بتایا کہ خلافت ثانیہ کے آغاز پر فتنہ انکار خلافت نے کس طرح سر اٹھایا اور پسر موعودؓ نے کس طرح اسے کچل کر رکھ دیا۔ الفضل نے ہی اطلاع دی کہ بیرون پاکستان امریکہ، افریقہ کے ممالک اور برطانیہ میں پہلے باقاعدہ مشن کا آغاز کیسے ہوا۔ مسجد فضل لندن کی بنیاد کن متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ رکھی گئی۔ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پہلے دورۂ یورپ سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات تک خلفائے سلسلہ کے سفروں کی روئیداد کا حامل ہے۔ خلفاء نے کس طرح ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ کو ہوشیار کیا گئے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا۔ کس طرح اشاعت اسلام کے منصوبے بنائے گئے۔

آج دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ الفضل نے ہر ملک اور ہر بڑے چھوٹے شہر میں پیغام حق پہنچانے کی تاریخ محفوظ کی ہے۔ مربیان و مبلغین کو کس طرح ملکہ میں بھوکا پیاسا پھرنا پڑا۔ یورپ میں مشنوں کے اخراجات کس طرح پورے کئے گئے۔ جماعتی ادارے کس طرح پروان چڑھے۔ تحریک جدید، وقف جدید اور ذیلی تنظیموں نے کس طرح ارتقائی مراحل طے کئے۔ مجلس شوریٰ کے لئے خلفاء نے کس طرح محنت کی۔ اشاعت قرآن اور اشاعت لٹریچر کے لئے کیا جانفشانیاں کی گئیں۔ خدمت مخلوق کو کس طرح جماعت احمدیہ کے دل میں راسخ کیا گیا۔ نماز اور دیگر عبادات کے قیام کے لئے جو سرگرمیاں جاری رہیں یہ سب الفضل کے دامن کے خوبصورت پھول ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی ادبی خدمات کا یہ ناقابل فراموش اور درخشندہ پہلو آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے کہ اس کی 1929ء سے 1931ء تک کی خصوصی اشاعتوں میں برصغیر کے متعدد مسلم مشاہیر کا نعتیہ کلام پہلی بار اس کی زیب و زینت بنا۔ ان میں لسان الملک جناب ریاض خیر آبادی، جناب سید علی آشفتہ لکھنوی مدیر ’’مبصر‘‘، لسان الہند جناب مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی، جناب علامہ محمد اقبال، لسان القوم جناب علی نقی زیدی صفی لکھنوی، جناب حکیم ضمیر حسن خان دل شاہجہانپوری، جناب مولانا عبدالمجید سالک مدیر ’’انقلاب‘‘ لاہور، جناب سراج الحسن صاحب سراج لکھنوی، جناب نشتر جالندھری مدیر رسالہ ’’ادیب‘‘ پشاور اور جناب نواب سراج الدین احمد خان سائل دہلوی شامل ہیں۔ برصغیر کے ان مشاہیر سخن کے صرف نام ہی دینے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ یہ پر کیف نظمیں خاصی طویل تھیں اور الفضل کے پورے پورے صفحہ پر محیط تھیں۔ المختصر بقول اسد اللہ غالب دہلوی:

ورقِ تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

الفضل کی زندگی میں کئی دور آئے اور گزر گئے۔ ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرتا ہوا اور ہر نشیب و فراز میں یہ ہمیشہ خلافت احمدیہ کی آواز بنا رہا۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں تو یہ نئے جوبن سے نکھر کر سامنے آیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دیرینہ خواہش اور منظوری کے بعد ہم الفضل کے نئے دور میں داخل ہوئے۔ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کا اجراء الفضل کی تاریخ کے 106سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے فرمایا۔ تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ جدید آن لائن ایڈیشن اسی الفضل کا تسلسل ہے۔

آئیے! اپنے اس پیارے روزنامہ اخبار کی سو سال سے زائد کی تاریخ پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ الفضل پر آنے والے مختلف ادوار اور مراحل کا مختصر جائزہ کچھ اس طرح ہے:

الفضل آغاز سے ہی ہفت روزہ تھا۔ ایک سال کے بعد ہفتہ میں تین بار ہوگیا۔ 1925ء میں ہفتہ میں دو بار شائع ہونا شروع ہوا۔ 8 مارچ 1935ء کا دن وہ مبارک دن تھا جب ہمیشہ کے لئے اخبار روزنامہ ہوگیا۔ 1953ء، 1984ء، 1990ء، 2005ء میں جبری بندش ہوئی اور اب دسمبر 2016ء سے پنجاب حکومت کی طرف سے اس کے چھپنے پر غیر قانونی پابندی لگا دی گئی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور منظوری سے محترم ابوسعید صاحب کی زیر ادارت اور نگرانی میں روزنامہ الفضل لندن کا آن لائن ایڈیشن لندن سے جاری ہے اور ترقیات کی منازل طے کرتا چلا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے لگائے ہوئے اس پودے کو خلافت خامسہ میں ایک بھرپور تناور درخت بنا دے جس کے تلے احمدیوں سمیت دیگر اقوام پڑاؤ ڈالیں اور اس کی ٹھنڈی چھاؤں اور پھلوں سے مستفید ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز الفضل کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:

’’الفضل کا کام احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنا، خلیفۂ وقت کی آواز ان تک پہنچانا نیز جماعتی ترقی اور روزمرہ کے اہم جماعتی حالات و واقعات سے باخبر رکھنا ہے۔ چنانچہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور ارشادات شائع ہوتے ہیں۔ خلفائے احمدیت کے خطبات و خطابات اور تقاریر وغیرہ شائع ہوتی ہیں اور یہ خلیفۂ وقت اور احباب جماعت کے مابین رابطے اور تعلق کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس میں دنیا کے مختلف ممالک سے جماعتی مراکز کی رپورٹیں چھپتی ہیں جن سے مبلغین اور سلسلہ کے مخلصین کی نیک مساعی کا علم ہوتا ہے اور جماعت کی ترقی اور وسعت کا پتہ چلتا ہے۔ الفضل میں مختلف موضوعات پر اہم اور مفید معلوماتی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں جو احباب جماعت کی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور ان کی دینی، اخلاقی اور علمی تعلیم و تربیت کا سامان کرتے ہیں۔ الفضل کا مطالعہ بہت سی بھٹکی ہوئی روحوں کی ہدایت کا ذریعہ بھی ہے۔‘‘

(الفضل صد سالہ جوبلی سووینئر 2013ء)

اگر ہم الفضل کے اجراء سے پہلے کی جماعتی کیفیات کا جائزہ لیں تو اس جریدہ کی بہت شدت سے ضرورت محسوس ہوتی نظر آتی ہے۔ اس کا احساس حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو ہوا۔ حضورؓ کا ارشاد پڑھیے۔ ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے الفضل کے اجراء کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’بدر اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا۔ الحکم اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھی نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں، بہت گراں گزرتا تھا۔ ریویو ایک بالا ہستی تھی جس کا خیال بھی نہیں کیا

جاسکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا، جان حاضر تھی، مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے، ان کی سستی کو جھاڑے، ان کی محبت کو ابھارے، ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش۔ نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی امید بر آنے کی صورت ہوئی۔''

(یاد ایام۔ انوارالعلوم جلد 8 ص 369)

حضورؓ کی یہ پاکیزہ امید بر آنے کی جو صورت ہوئی اور جو نہایت مکرم وجود اس کا باعث بنے ان کے گراں بار احسان سے جماعت احمدیہ تاقیامت سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بابرکت دورِ خلافت میں جبکہ ایک طرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیرونی مخالفت بڑھتی جارہی تھی اور دوسری طرف جماعت میں اندر ہی اندر ایک ایسا عنصر پیدا ہورہا تھا جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حقیقی اور پاک تعلیم سے جماعت کو دور لے جانے کی کوشش کررہا تھا ایسے وقت میں سیدنا حضرت المصلح الموعود مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ جن کے بارے میں الٰہی نوشتہ میں درج ہے کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' نے 1913ء میں اخبار الفضل جاری کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس کا نام الفضل عطا فرمایا۔ چنانچہ مذکورہ اخبار کی پہلی اشاعت 18 جون 1913ء کو ہوئی۔ اور اس کے پہلے ایڈیٹر خود حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ تھے۔

الفضل کے اجراء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدا تعالیٰ کے حضور جو التجائیں کیں اور جن پاک ارادوں، نیک خواہشات اور اعلیٰ عزائم کا اظہار فرمایا ان کا کسی قدر اندازہ ذیل کے الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ حضورؓ نے لکھا:

''خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں اپنے ایک مقتدا اور رہنما، اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَمُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا! اے میرے طاقتور بادشاہ! اے میرے رحمان و رحیم مالک! اے میرے رب! میرے مولا! میرے ہادی! میرے رازق! میرے حافظ! میرے ستار! میرے بخشنہار! ہاں اے میرے شہنشاہ! جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے جو مار کر پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار! میرے محبوب خدا! تو دلوں کا واقف ہے اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے میرے حقیقی مالک میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ تو میرے ارادوں کا واقف ہے میری پوشیدہ باتوں کا رازدار ہے میں تجھی سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔''

(الفضل 18 جون 1913ء)

پھر حضورؓ نے لکھا:

''اے میرے مولیٰ! اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔''

(الفضل 18 جون 1913ء)

الفضل کے متعلق خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مصلح موعودؓ نے مندرجہ بالا الفاظ میں نہایت درد اور کرب کے ساتھ دعائیں کیں جسے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خدا تعالیٰ نے دنیا کی رہنمائی کا منصب عطا فرمایا۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ الفضل کا اجراء نہایت ہی مبارک ہاتھوں سے ہوا وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کیسی جامع، کس قدر وسیع اور کتنی دلگداز دعاؤں پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کی اشاعت کے آغاز کے پرچوں کے بارے میں کچھ معلومات پیش ہیں۔

الفضل کا پہلا پرچہ درمیانے سائز کا 16 صفحات پر نکلا اور ایک خاص پروگرام کے مطابق مضامین پر مشتمل ہفتہ وار شائع ہوا اور روز بروز مقبولیت حاصل کرنے لگا۔ دسمبر 1913ء کے سالانہ جلسہ پر تین دن یعنی 26، 27 اور 28 دسمبر اس کا روزانہ لوکل ایڈیشن شائع ہوا۔ 20 مارچ 1914ء تک الفضل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایڈیٹر ہونے کا فخر حاصل رہا۔ چنانچہ الفضل کے سرورق پر حضور کا اسم گرامی بحیثیت ایڈیٹر شائع ہوتا رہا اور یکم دسمبر 1914ء تک کے پرچے پر پروپرائٹر، پبلشر اور پرنٹر کے طور پر بھی حضور ہی کا نام لکھا جاتا رہا مگر جب خدا تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت آپ کو خلافت کے نہایت بلند اور عالی مرتبہ مقام پر متمکن فرما کر آپ کا حلقہ عمل نہایت وسیع کردیا اور آپ کی ذمہ داریوں میں بے حد اضافہ فرمادیا تو 21 مارچ 1914ء سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نام بطور ایڈیٹر شائع ہونے لگا۔ اور 3 دسمبر 1914ء کے پرچہ سے الفضل کا پرنٹر و پبلشر بننے کی سعادت حضور نے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کو بخشی جو سوائے اس وقفہ کے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ ولایت گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس منصب پر سرفراز رہے۔

28 مارچ 1914ء سے الفضل عارضی طور پر ہفتہ میں تین بار شائع ہونے لگا اور اس کے تمام اخراجات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی جیب سے عنایت فرماتے تھے جن کے مقابلہ میں آمد بہت کم تھی۔ اس لئے جون 1914ء میں جب الفضل کی دوسری جلد شروع ہوئی تو اخبار کا سائز 4/26x20 کی بجائے 4/22x18 کر دیا گیا اور اس جلد کے 27 اگست 1914ء تک کے پرچوں پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نام بطور ایڈیٹر چھپتا رہا۔ چونکہ اس زمانہ میں اخبار پر ایڈیٹر کا نام لکھنا ضروری نہ تھا۔ اس لئے اس کا لکھنا ترک کردیا گیا اور عملی طور پر یہ ذمہ داری حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحبؓ نے اٹھائی جو الفضل کے اجراء کے وقت سے ہی اس کے سٹاف کے ایک سرگرم رکن تھے اور جن کی الفضل سے متعلق خدمات کا ذکر ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایسے کریمانہ اور مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اس پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا:

''جب الفضل نکلا اس وقت ایک شخص جس نے اس اخبار کی اشاعت کا شائد مجھ سے بھی بڑھ کر حصہ لیا وہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ہیں۔ اصل میں سارے کام وہی کرتے تھے۔ اگر ان کی مدد نہ ہوتی تو مجھ سے اس اخبار کا چلانا مشکل ہوتا۔ رات دن انہوں نے ایک کردیا تھا۔''

(یاد ایام۔ انوارالعلوم جلد 8 ص 372)

حضرت قاضی صاحبؓ موصوف کے سپرد چونکہ الفضل کی مینیجری کے علاوہ اور کام بھی تھا اور الفضل کا حلقہ عمل روز بروز وسیع ہوتا جارہا تھا اس لئے ایک مستقل ایڈیٹر کی ضرورت محسوس کی گئی اور مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی کو جو ایک عرصہ تک مختلف اخبارات میں کام کرچکے تھے، بلا لیا گیا۔ جنہوں نے جون 1915ء میں الفضل کی ایڈیٹری کا کام سنبھال لیا۔

الفضل کے بہت بڑے اخراجات کے لئے چونکہ اس کی آمدنی کافی نہ تھی اور اڑھائی سال کے عرصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے پاس سے قریباً پانچ ہزار روپے اس پر صرف فرماچکے تھے ادھر حالات بھی کچھ پُرسکون ہورہے تھے۔ خلافت حقہ کے خلاف جو طوفان اٹھا تھا وہ اپنا سارا زور صرف کرکے ڈھیلا پڑچکا تھا اور جماعت کا کثیر حصہ خلافت ثانیہ کی کامل اطاعت کا شرف حاصل کرچکا تھا اس لئے اس احتیاط کے ساتھ کہ الفضل جتنے صفحات تین بار شائع ہونے کی صورت

میں ہفتہ وار دیتا تھا اتنے ہی دو بار شائع ہونے پر دے۔ اسے 10 نومبر 1915ء سے ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔ لیکن جب سالانہ جلسہ قریب آیا تو 8 دسمبر سے 28 دسمبر تک عارضی طور پر تین بار کیا گیا 11 جنوری 1916ء صحت کے بے حد کمزور ہونے کے سبب ماسٹر احمد حسین صاحب مرحوم الفضل کی ایڈیٹری کی ذمہ داری سے فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد کچھ دن جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کے سپرد یہ کام رہا۔ اور پھر یہ ذمہ داری قاضی اکمل صاحب پر ڈالی گئی۔ 4 جولائی 1916ء تک یہی انتظام رہا اس کے بعد یہ ذمہ داری مکرم غلام نبی صاحب پر ڈالی گئی جسے موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے 1946ء تک ادا کیا۔

جون 1914ء سے جون 1924ء تک یعنی پورے دس سال الفضل ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا رہا۔ 1920ء میں جبکہ ہفتہ میں دو بار شائع ہورہا تھا اسے روزانہ کرنے کی تحریک کی گئی۔ جولائی 1924ء میں خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ الفضل کو اس سائز پر شائع کیا جائے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جاری کیا تھا اور جب حضورؓ ولایت تشریف لے گئے تو 31 جولائی 1924ء سے ہفتہ میں تین بار شائع ہونے لگا۔ جو 8 دسمبر 1925ء تک جاری رہا اور 11 دسمبر 1925ء سے دو بار کر دیا گیا۔ 1927ء میں آریوں کی طرف سے دلآزار کتاب کی اشاعت اور اس کے متعلق جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ کی وجہ سے جب مسلمانوں کے جذبات کو بے حد ٹھیس لگی اور ان میں سخت بے چینی پیدا ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان ایام میں کچھ عرصہ کے لئے الفضل روزانہ کر دیا۔ 1929ء میں پھر الفضل کو مستقل روزانہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ 8 نومبر 1929ء سے حجم میں چار صفحات کے مزید اضافہ کے ساتھ 16 صفحہ کا شائع ہونے لگا۔ لیکن 1930ء میں جب مستریوں نے فتنہ اٹھایا اور اندرونی و بیرونی مخالفین نے ان کی امداد میں کھڑے ہو کر طوفان بے تمیزی برپا کر دیا تو الفضل 15/اپریل 1930ء سے ہفتہ میں چار بار شائع ہونے لگا۔ پھر 20 مئی سے ہفتہ میں تین بار اور 7 مارچ 1935ء تک سہ روزہ ہی رہا جیسا کہ 1934ء کے آخر میں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ شروع کیا تھا اور جو روز بروز تمام سرکاری اور غیر سرکاری مخالفوں کی پوشیدہ اور کھلی امداد سے بڑھتا جارہا تھا اس کے انسداد کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے مقابلہ کے لئے 5 فروری 1935ء کے پرچہ میں اخبار کو روزانہ کرنے کا اعلان کیا گیا لیکن چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے اجازت دینے میں غیر معمولی تاخیر کی اس لئے 8 مارچ 1935ء سے الفضل روزانہ کیا جاسکا۔ روزنامہ الفضل کا پہلا پرچہ 8 مارچ 1935ء کو چار صفحہ کا شائع ہوا۔ اس وقت تجویز یہ تھی کہ سہ روزہ الفضل حسب معمول شائع ہوتا رہے اور تین دن چار صفحہ کا شائع ہو لیکن چند ہی روز کے بعد یعنی 26 مارچ 1935ء سے چار صفحہ کا پرچہ آٹھ صفحہ کا کر دیا گیا۔ اگرچہ اس عرصہ میں بھی ضرورت کے مطابق بعض پرچے 24 صفحات تک کے بھی شائع کئے گئے اور خطبہ جمعہ کا پرچہ مستقل طور پر 16 صفحہ کا شائع کیا جاتا لیکن یکم جولائی 1936ء سے مستقل طور پر ہر پرچہ 12 صفحہ کا اور خطبہ جمعہ کا پرچہ کم از کم 16 صفحہ کا رنگدار شائع کیا گیا مگر باوجود اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کے قیمت وہی رکھی گئی جو چار صفحہ کا روزانہ کرنے کے وقت تجویز ہوئی تھی یعنی پندرہ روپے سالانہ۔ آخر جب 1937ء میں جنگ کی افواہیں پھیلنے پر کاغذ اور دیگر سامان طباعت بہت گراں ہو گیا اور ادھر احرار کا فتنہ انتہا کو پہنچ کر ختم ہو گیا تو جماعت میں روزانہ اخبار کی ضرورت کا احساس کم ہونے لگا اور وہی الفضل جو فتنہ احرار کے زوروں پر ہونے کے ایام میں پانچ پانچ ہزار چھپا اور عام طور پر بھی اس کی اشاعت تین ہزار تک پہنچ گئی تھی دو ہزار سے کم رہ گیا تو اخراجات کی مشکلات سے مجبور ہو کر 20/اکتوبر 1937ء سے پرچہ 8 صفحہ کا کرنا پڑا۔ تاہم خطبہ جمعہ کا پرچہ 16 اور 20 صفحات پر ہی شائع کیا گیا۔ آخر اسے بھی 12 صفحہ کا کرنا پڑا۔

خلافت جوبلی کی مبارک تحریک پر الفضل کا شاندار جوبلی نمبر بھی شائع کرنے کا اللہ نے ادارہ الفضل کو موقعہ عطا فرمایا اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہر ایسے موقعہ پر جب جماعت کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا الفضل سینہ سپر ہو کر پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ میدان عمل میں نکل آیا۔ الفضل کی خدمات کے مختلف اہم پہلو یہ ہیں:

خلفاء کرام کے خطبات جمعہ خطبات عیدین خطبات نکاح اسی طرح درس القرآن اور تقاریر اور بالخصوص سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین بھی شائع کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے بعض قلمی عکس کی بھی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح احمدیہ مشنوں کی رپورٹیں اس کے علاوہ صداقت احمدیت، مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات، غیر مذاہب کے متعلق تحقیقی مضامین، فضیلت دین حق، دین تمدن کی برتری تاریخ دین حق علمی و تربیتی اور دینی مضامین بین الاقوامی اتحاد کے لئے کوشش پر مشتمل مضامین بوقت ضرورت مسلمانوں کی حمایت اور راہنمائی پر مشتمل مضامین کی اشاعت ہوتی چلی آرہی ہے۔ الفضل نے اپنے مضامین کے لحاظ سے طبقہ نسواں کی بھی بہت خدمت کی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1937ء بمقام قادیان کے ایک حصہ میں الفضل کی خریداری بڑھانے اور اخبار کے منتظمین کیلئے اہم ہدایات عطا فرمائیں۔ ان میں سے چند ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں فرماتے ہیں:

’’ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ ’’الفضل‘‘ کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے نزدیک دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کیلئے اخبار خریدیں ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں اور ان میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔

میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ ’’الفضل‘‘ میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔۔۔ معلوم ہوتا ہے دوست میرے الفاظ کو رسمی سمجھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میں اخبار کی امداد کا اعلان کر رہا ہوں حالانکہ میں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں اور جو لوگ نہیں پڑھ سکتے وہ بھی اخبار خرید کر اپنے غیر احمدی ہمسایوں اور دوستوں کو دیا کریں تا کہ وہ پڑھیں اور سلسلہ کے قریب ہو جائیں۔۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعتوں کے سیکرٹری اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اولین کوشش یہ کریں گے کہ اخبار کے خریداروں میں اضافہ ہو تا کہ الفضل بغیر کسی تکلیف کے چل سکے۔‘‘

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ایک بابرکت ارشاد سے لطف اٹھائیں، فرماتے ہیں:

’’لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں، الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہوگا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ، اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ۔ 27 دسمبر 1979ء۔ الفضل 24/فروری 1980ء)

منور احمد خورشید۔ مربی سلسلہ انگلستان

الفضل اخبار کی چند خوبصورت یادیں

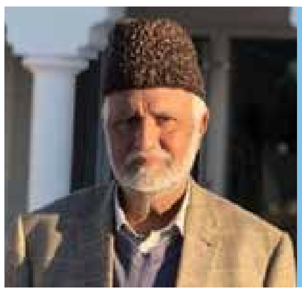

آج میں قارئین کرام کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے مؤقر جریدہ الفضل کے بارے میں، اپنی چند خوبصورت یادیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

الفضل کیا ہے؟۔ یہ اس کے نام نامی سے ہی ظاہر ہے۔ الفضل، کتنا ہی پُر مغز اور روح پرور نام ہے۔ یہ نام جس بزرگ نے اسے دیا تھا اس کے علم و معرفت اور روحانی مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے از خود خبر دے رکھی ہے۔ اس لئے یہ اخبار درحقیقت اسم بامسمی ہے۔

قدیم مخلص اور وفادار دوست

جب ابن آدم دنیا میں آنکھ کھولتا ہے۔ کہتے ہیں پہلے بچہ دنیا کے رنگوں سے نہ آشنا ہوتا ہے۔ پھر ایک خاص عمر میں پہنچ کر اسے رنگوں کی شناخت ہوتی ہے۔ پھر اسے اپنے والدین، عزیز و اقارب اور ماحول میں کچھ چیزوں کا ادراک ہونا شروع ہوتا ہے۔ پھر ان چیزوں کی یاد ہمیشہ اس کے ساتھ ہی رہتی ہیں۔ میں نے جب سے شعور سنبھالا ہے۔ اس وقت جن چیزوں سے میری ابتدائی آشنائی اور شناسائی ہوئی تھی ۔ان میں سے ایک ہمارا مؤقر جریدہ الفضل اخبار بھی ہے۔ جس کی میرے ساتھ رفاقت سات دھائیوں پر محیط ہے۔ کیونکہ یہ ایسا اخبار ہے جو باقاعدگی سے ہمارے گھر آتا تھا۔ میرے گھر میں میرے دادا جان اور پھر امی جان اور دیگر افراد خانہ بھی اس اخبار کو بڑے ہی انہماک کے ساتھ پڑھتے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ الفضل اخبار میرا بہت ہی پرانا، مخلص اور وفادار رفیق ہے۔ جو ہر موقع پر دلجوئی اور رہنمائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

علم و معرفت کا خزانہ

یہ ایسا اخبار ہے جس میں رقم شدہ ہر لفظ معنی دار د۔ قرآنی آیات اور ان کی جامع تفاسیر، احادیث شریفہ، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام کے بارے میں تازہ ترین خبریں، اداریہ جو مبالغہ آمیزی اور حاشیہ آرائی سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ جو ہر خاص و عام کے لئے یکساں مفید اور سبق آموز ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں خلفاء کرام کے روح پرور خطبات، ان کے ملکی و غیر ملکی دورہ جات اور ان کے شیریں ثمرات اور دیگر مصروفیات سے احباب جماعت کو باخبر رکھتا ہے۔ یہ الفضل اخبار ہی ہے جو ہمیں جماعت کی روزمرہ ترقیات سے آگاہ رکھتا ہے۔ اس کے مندرجات میں کہیں ہمیں روحانیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ کہیں ہماری علمی تشنگی کو سیراب کرتا نظر آتا ہے۔ کہیں اس کے مضامین میں، جن میں تاریخ جغرافیہ، سیر و سیاحت اور سیاسی امور اور صحت کے بارے میں بہت ہی مفید مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اس میں اطلاعات اور اعلانات کے صفحات بھی ہوتے ہیں۔ جو پوری جماعت کو غمی و خوشی میں شامل رکھتے ہیں۔

تعلیم و تربیت کا مؤثر ذریعہ

پاکستان میں سب جماعتوں میں باقاعدہ روزانہ الفضل آیا کرتا تھا۔ احباب جماعت اپنے گھروں میں اس کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ خاص طور پر مجھے یاد ہے، جمعہ کے روز، الفضل اخبار میں مطبوعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمودہ خطبہ جمعہ کو ہی بیان کیا جاتا تھا۔ ہمارے گاؤں میں تو امام صاحب بفضل تعالیٰ اتنے ماہر تھے کہ اخبار ہاتھ میں اٹھا لیتے اردو کے صفحات کو دیکھ اسے مقامی جماعت کے ذوق اور علمی حیثیت کے مطابق پنجابی میں خطاب فرمایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نماز مغرب کے وقت اسی اخبار سے درس ملفوظات بھی مساجد میں دیا جاتا تھا۔

الفضل ایک حسین گلدستہ۔ ایک منفرد مقام

دنیا میں ہزار ہا رسائل و جرائد شائع ہوتے ہیں۔ جو اپنی کسی خصوصیت کی وجہ سے بڑا مقام رکھتے ہیں۔ جن کی ظاہری زیب و زینت کمال کی پُرکشش ہوتی ہے۔ ان سب جرائد کے مقابل پر ہمارا الفضل بھی ہے، جو ایک غریب دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے مضامین ایسے دلچسپ اور ایمان افروز ہوتے ہیں۔ جو ہر قاری کی روحانی تشنگی کی سیرابی، علمی ترقی، سیاسی بصیرت کو جِلا بخشنے میں مہمیز ثابت ہوتے ہے۔ یہ ایک ایسا حسین گلدستہ ہے۔ جو باوجود بظاہر بہت ہی سادہ مگر پُر وقار اخبار ہے۔ یہ ایک حسین و جمیل گلدستہ ہے جس میں ہر پھول کی الگ رنگت اور ہر پھول کی جدا جدا خوشبو ہے۔ میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہر قاری الفضل کے ہر پرچہ سے، کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ایمان، روح اور ذوق کے مطابق اس معلوماتی خزانہ سے حظ عظیم اٹھاتا ہے۔

الفضل ماشہدت بہ الاعداء

ایک دفعہ میں کسی کام کے سلسلہ میں پاکستان ایمبیسی میں گیا۔ انتظار گاہ میں ایک پاکستانی دوست سے ملاقات ہوگئی۔ علیک سلیک کے بعد تعارف ہوا۔ اس نے بتایا کہ وہ دوست ڈاکار شہر میں ٹیلرنگ کا کام کرتے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے، جس پر ان کے چہرے پر کچھ ناخوشگوار سے جذبات پیدا ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد وہ دوست تشریف لے گئے۔ اگلے روز اتفاق سے ان کے ساتھ سر بازار پھر ملاقات ہوگئی۔ علیک سلیک ہوئی۔ میں انہیں بڑی گرم جوشی سے ملا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں گیمبیا میں ہوتا ہوں۔ اکثر سینیگال آتا ہوں۔ گیمبیا میں پاکستانی کھانے پینے کی اشیاء مل جاتی ہیں جو سینیگال میں دستیاب نہیں ہیں۔ اگر کبھی ضرورت ہو تو بتادیا کریں۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے بعض دالیں اور اچار لانے کی درخواست کی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں دوبارہ ڈاکار آیا تو اپنے ساتھ کچھ دالیں اور اچار ان کے لئے لایا۔ اور سامان لے کر ان کے گھر پہنچ گیا۔ اس کے بعد ہماری دوستی کا آغاز ہوگیا۔ اس نے مجھے کہا بھائی صاحب اب جب بھی آپ ڈاکار آئیں گے، میرے ہاں ہی قیام کریں گے۔ اس کے بعد میں جب بھی ڈاکار آتا انہی کے گھر قیام کرتا اور انہی کے ہاں کھانا وغیرہ کھاتا۔ وہ مجھے بڑے بھائی کی طرح جانتے۔ ہر کام میں مشورہ کرتے۔ اپنے گھریلو امور میں بھی مجھ سے رہنمائی لیتے۔

اس کے کچھ عرصہ بعد میں مرکزی ارشاد کی تعمیل میں ڈاکار میں ہی منتقل ہوگیا۔ اکثر وہ میرے گھر آجاتے۔ خاص طور پر عید وغیرہ میرے ساتھ ہی منا لیتے۔ ایک دن مجھے کہنے لگے بھائی میں اکیلا ہوتا ہوں۔ کوئی اردو کی کتاب، اخبار یا رسالہ دے دیا کریں۔ جس سے میرا دل بہل جائے۔ میں نے کہا میرے پاس تو اردو رسائل نہیں ہیں۔ ہاں ہمارا جماعتی اخبار الفضل آتا ہے۔ شاید آپ کو پسند آئے یا نہ آئے۔ کہنے لگا۔ بس مجھے آپ دے دیں۔ کچھ تو پڑھنے کو مل جائے گا۔

میں نے کچھ اخبارات اس کو دے دئے۔ چند دن کے بعد وہ میرے پاس آیا۔ کہنے لگا بھائی یہ تو کمال کا اخبار ہے۔ پھر وہ باقاعدہ

الفضل اخبار مجھ سے لے کر مطالعہ کرتے رہے۔

الفضل اخبار۔ بحری جہاز

ایک دفعہ ایک بحری جہاز کسی فنی خرابی کے باعث سینیگال ڈاکار کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔جس کی مرمت کے لئے کئی مہینے درکار تھے۔اس بحری جہاز پر کافی ملازمین پاکستانی تھے۔جب ڈاکار میں موجود پاکستانی حضرات کو ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ بھی پاکستانی ہونے کے ناطہ اور خیرسگالی کے طور پر ان کو ملنے لئے جہاز پر تشریف لے گئے۔علی صاحب بھی ان میں شامل تھے۔سینیگال میں موجود پاکستانی نوجوانوں نے ان بحری جہاز کے ملازمین سے کہا،آپ ہمارے مہمان ہیں۔کسی قسم کی ضرورت ہو تو بتائیں۔انہوں نے کہا ہم اپنے بحری سفروں کی وجہ سے کافی عرصہ سے پاکستان سے دور ہیں جس کی وجہ سے دل بہت اداس ہے۔اگر آپ کے پاس اردو زبان میں کتب و رسائل ہوں تو ہمیں دے دیں۔اس پر علی صاحب کہنے لگے۔میرے پاس تو اردو زبان میں کوئی خاص مواد نہیں ہے۔ہاں میرے پاس احمدیہ جماعت کے کچھ اخبارات ہیں۔اگر آپ پسند فرمائیں تو وہ میں آپ کو دے سکتا ہوں۔جس پر انہوں نے کہا، کچھ بھی دے دیں۔جس پر علی صاحب کافی سارے پرانے الفضل اخبارات انہیں دے آئے۔بعد میں انہوں نے مکرم علی صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا۔کہ ان اخبارات کے ذریعہ سے ہمیں بہت معلومات ملی ہیں اور ہمارا وقت بہت اچھا گزرا ہے۔الحمد للہ

الفضل ایک نعمت عظمیٰ

۱۹۸۳ کی بات ہے۔خاکسار پہلی بار بطور مبلغ گیمبیا پہنچا۔نئے لوگ نیا ماحول،زبان سے ناآشنا،ابتدا میں تو یہ سب بہت عجیب لگتا تھا۔صرف ایک ہی چیز تھی۔جس سے گھنٹوں باتیں کرتے تھے۔یہ الفضل اخبار ہوتی تھی۔جس کے ذریعے سے ہمیں جماعتی اور ملکی خبروں کا ادراک ہوتا تھا۔ایک ہفتہ کے اخبارات بنڈل کی صورت میں اکٹھے ہی ملا کرتے تھے۔جب ملتے تو پھر ان اخبارات کو ہم لوگ بار بار پڑھتے۔الفضل کتنی بڑی نعمت ہے۔اس کا حقیقی احساس بیرون ملک جاکر کچھ زیادہ ہی ہوا۔

ایک سال کے بعد الفضل مل گئی

عام طور پر اخبارات کے بنڈل ہمیں گیمبیا میں دو تین ہفتے کے بعد ہی پہنچا کرتے تھے۔کیونکہ پاکستان سے گیمبیا کی کوئی ڈائریکٹ فلائٹ نہ تھی۔پاکستان سے ڈاک نہ جانے کن کن ممالک سے ہو کر گیمبیا پہنچا کرتی تھی۔پھر گیمبیا پہنچ کر بھی امیر صاحب کے آفس پہنچتی۔پھر اگر کوئی آدمی اتفاق سے اندرون ملک جارہا ہوتا تھا پھر اس کی وساطت سے یہ ڈاک ہمارے پاس پہنچتی تھی۔

ایک دفعہ گیمبیا میں ایک پاکستانی دوست محکمہ ڈاک کے نگران مقرر ہوگئے۔جس سے ہمیں یہ خوش فہمی پیدا ہوگئی۔شاید اب اس محکمہ میں کوئی انقلاب رونما ہونے والا ہے۔انہی دنوں میں ایک روز میں بصسے میں ڈاکٹر نصیرالدین صاحب کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔اتنے میں ہماری پوسٹ آگئی۔فوراً الفضل کی جانب ہاتھ بڑھے۔اس اخبار پر اسی مہینہ بلکہ اسی ہفتے کی تاریخ تھی۔جس پر میں بڑا حیران ہوا۔میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا،ڈاکٹر صاحب کمال ہوگیا ہے۔اس قدر جلدی ڈاک آگئی ہے۔محکمہ ڈاک میں تو ایک انقلاب آگیا ہے۔ڈاکٹر صاحب کہنے لگے۔مربی صاحب ذرا غور سے سال بھی دیکھ لیں۔دراصل یہ ایک سال پہلے کے اخبار ہمارے پاس ایک سال تاخیر کے ساتھ پاس پہنچے تھے۔

الفضل تبلیغ کا ایک ذریعہ

تبلیغ کے میدان میں الفضل ایک بہت بڑا ہتھیار رہے۔پڑھے لکھے احمدیوں کے علاوہ کم تعلیم یافتہ احمدی بھی اپنا تبلیغی شوق الفضل اخبار کے ذریعہ پورا کرلیا کرتے ہیں۔ایک دفعہ میرے جامعہ احمدیہ کے کلاس فیلو مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب حال مبلغ سلسلہ کینیڈا،میرے گاؤں مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ہم لوگ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔سامنے برآمدہ میں میری والدہ محترمہ ہمارے محلہ کی ایک غیر از جماعت خاتون کو الفضل اخبار میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ افریقہ کے ایمان افروز واقعات سنارہی تھیں۔یحییٰ عبدالرشید صاحب یہ باتیں سن کر بہت محظوظ ہوئے اور بے اختیار کہنے لگے،جس جماعت کی بزرگ خواتین اس قدر ذوق وشوق سے پیغام حق پہنچانے والی ہوں۔اس کی ترقی کون روک سکتا ہے۔

الفضل اخبار کا یہ طویل سفر جو 107/108سال پر محیط ہے، کبھی بھی پھولوں کی سیج نہیں رہا،اس کے بدخواہ دشمنوں اور حاسدین نے ہمیشہ ہی اس کی ترقی کی راہ میں کانٹے پھیلائے ہیں لیکن ان مشکلات کے باوجود اس کا روحانی سفر ہمیشہ ہر دن ایک نئی کامیابی کا سورج لے کر ہی طلوع ہوتا رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اپنے موقر جریدہ سے صحیح معنوں میں استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آخر میں سیدی وامامی حضرت امیرالمؤمنین کے اس دعائیہ اقتباس پر آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

’’میری دعا ہے کہ الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفہ وقت کے لئے ایک حقیقی سلطانِ نصیر کا کردار ادا کرنے والا بنے۔آمین‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات اور خواہشات پر الفضل ،اس کے کارکنان اور قارئین کرام کو پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(صحیح مسلم کِتَابُ الصَّلَاۃِ بَابُ مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ حدیث:1090)

ترجمہ:’’اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثنا پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود بیان کی۔‘‘

یہ سید ومولیٰ آقائے دو جہاں پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی حالتِ سجدہ کی عاجزانہ دعا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو آپ کو ٹٹولنے لگی، میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑا، اس وقت آپ سجدے میں تھے، آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ (مندرجہ بالا) دعا مانگ رہے تھے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

فوزیہ منصور۔ امریکہ

دیس کا سندیسہ

پچھلے سو سال سے زائد عرصے سے اخبار الفضل جماعت احمدیہ کے احباب کے لئے معلومات اور خبریں پہنچانے کا ایک پسندیدہ ذریعہ ہے۔ ہمارے گھر میں بھی ہر صبح کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت کے بعد الفضل کے مطالعہ سے ہوا کرتا تھا۔ میں صبح اٹھ کر جب والدین کو سلام کرنے جاتی تھی تو وہ مجھے بھی الفضل کا تازہ شمارہ پکڑا دیتے تھے۔ اور میرے والد محترم سلطان محمود انور صاحب مرحوم اکثر کسی مضمون کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے کہ یہ مضمون ضرور پڑھنا اس میں بہت معلومات ہیں۔ اس طرح بچپن سے ہی الفضل کے مطالعے کی عادت پختہ ہوگئی تھی۔ وقت کے ساتھ یہ احساس ہوا کہ کتابیں پڑھنے کا موقع نہ بھی ملے تو روزانہ صرف الفضل کا مطالعہ ہی علم میں اضافے کا باعث ہوجاتا ہے دوسروں کے مضامین پڑھ پڑھ کر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرا بھی کوئی مضمون کبھی الفضل میں چھپ جائے۔ جن لکھاریوں کے مضامین اخبار میں چھپتے تھے ان پہ بہت رشک آتا تھا اور ان میں شامل ہونا ایک خواب ہی لگتا تھا۔ مجھے لکھنا تو کوئی خاص آتا نہیں تھا اس لئے یہ خواب ادھورا ہی رہ جاتا۔ ایک دن اپنے ابوجان سے اس خواہش کا اظہار کیا تو کہنے لگے یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تم لکھو میں مدد کر دوں گا۔ ان کی حوصلہ افزائی پہ ناصرات کے امتحان کی تیاری کے دوران قرآن کریم کے بارے میں کچھ حقائق معلوم ہوئے تو اچھا موضوع ہاتھ آ گیا ’فضائل قرآن کریم‘ ابو جان کو بتایا تو انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب شہادت القرآن اور کچھ دوسرے مضامین پڑھنے کے لئے دئے۔ جن کو میں نے شوق شوق میں جلدی پڑھ لیا۔ اس مطالعہ سے لکھنے میں بہت مدد ملی۔ مجھے یہ نہیں یاد کہ میں نے کیسا لکھا تھا لیکن ابوجان نے بہت حوصلہ افزائی کی جس سے اندازہ ہوُا کہ اچھا ہی لکھا گیا ہوگا۔ کافی عرصے کے بعد جب خود بچوں کی ماں بنی تو احساس ہوا کہ تربیت کے لئے کتنے جتن کرنے پڑتے ہیں یہ بھی ایک انداز تربیت ہے کہ وہ بچوں کے دلوں میں علم سے محبت پیدا کرنے کے لئے ایک تیر سے دو بلکہ کئی شکار کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ابوجان نے بھی اس موقع کو غنیمت جان کر پہلے کتاب پڑھنے کے لئے دی پھر مضمون لکھوایا اور اصلاح کر کے مجھ سے کہا کہ اب چھپنے کے لئے بھیج دوں۔ اس وقت کے ایڈیٹر صاحب نے ازراہ شفقت اس کو چھاپ بھی دیا۔ اس دن میری خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا میں نے دنیا فتح کر لی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ بچپن میں الفضل کے مطالعے کی عادت نے اتنا فائدہ دیا کہ پڑھنے کے ساتھ لکھنے کی طرف بھی توجہ ہوگئی۔

یہ بھی مشاہدہ میں آیا کہ ربوہ کے باسیوں اور اخبار الفضل کا قدم قدم کا ساتھ تھا لوگ ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے مضامین اور نظموں کے حوالے دیا کرتے تھے۔ پہلے صفحے پر حدیث نبوی ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ ضروری جماعتی اعلانات بھی ہوتے تھے۔ مضامین میں دینی معلومات کے علاوہ روزمرہ زندگی میں کام آنے والے نسخے، نظمیں، وفات و ولادت کی خبریں اور نکاح و شادی کے اور دعا کے اعلانات بھی ہوتے تھے۔ دعا تو سب ایک دوسرے کے لئے کرتے تھے خاص طور پر جب الفضل میں اعلان پڑھتے دعا کرتے۔ بعض خواتین یہ اعلانات پڑھ کر ایک دوسرے کے گھر جانے کا پروگرام بنالیتی تھیں تا کہ کسی کی عیادت، بیمار پرسی، اورمبارکباد کا موقع ہاتھ سے نہ جائے۔ اسی طرح احمدی تاجروں کی طرف سے بعض اشتہارات بھی الفضل کا مستقل حصہ ہوتے تھے جن میں ہومیوپیتھی ادویات اور حکیموں کے نسخے بھی شامل ہوتے تھے۔ مثلاً مشہور زمانہ ہاضمون، نور کا جل، اکسیر اپھارہ اور اولاد نرینہ کے حصول کے نسخے وغیرہ۔ اخبار کی پیشانی پر تو صرف ”احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے“ لکھا ہوتا تھا لیکن اس کی افادیت پڑھنے والوں میں باہمی رابطہ بھی تھا۔

مجھے ہر صبح اخبار الفضل پڑھنے کی اتنی عادت ہوگئی تھی کہ شادی کے بعد امریکہ آنے کے بعد ایک خلا سا محسوس ہوتا تھا۔ ابوجان سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ امریکہ میں بھی الفضل منگوایا جا سکتا ہے۔ میرے شوق کو دیکھ کر میرے شوہر نے فوراً ہی الفضل جاری کروادیا۔ اور یوں اللہ کے فضل سے یہاں رہتے ہوئے بھی ربوہ سے الفضل ملتے رہے جو نہ صرف علم میں اضافے کا باعث بنتے رہے بلکہ پردیس میں الفضل میں چھپنے والی خبریں بھی ملتی رہیں الحمد للہ۔ الفضل کے اس وقت کے شمارے اب بھی ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ ان کو موضوعات کے حساب سے ترتیب سے فائلوں میں لگا کر رکھا ہے، جب کبھی ہمیں کسی موضوع پہ کچھ مواد یا حوالہ درکار ہوتا ہے تو ان فائلوں سے بہت مدد مل جاتی ہے۔

جب پاکستان میں الفضل کی اشاعت پر پابندی لگی تو یوں معلوم ہوتا تھا ایک رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔ ربوہ کے رہنے والوں کو خاص طور پہ اس کی کمی کا بہت احساس ہوتا ہوگا۔ ندن سے چھپنے والے روزنامہ الفضل آن لائن اور الفضل انٹرنیشنل نے اللہ کے فضل سے جماعت کو ایک دوسرے کے ساتھ روابط میں رکھنے کا کام جاری رکھا ہے۔ پاکستان میں رہنے والے تو اب بھی اس سے محروم ہیں لیکن باقی پوری دنیا میں الفضل احمدی احباب کے لئے ایک نعمت ہے ہر مضمون اور سلسلہ مفید ہوتا ہے خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دئے گئے سوالات کے جوابات چھاپنے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے وہ بہت ہی اچھا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے لوگ مختلف مسائل ذاتی خطوط کے ذریعے پوچھتے رہتے ہیں۔ بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے جواب سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ الفضل میں چھپنے سے اب زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں الحمد للہ۔

آخر میں یہی کہنا چاہوں گی کہ ہم پاکستان سے باہر رہنے والے شائد اس نعمت سے پورا فائدہ نہ اٹھا رہے ہوں لیکن اس کی قدر ان احمدیوں سے پوچھئے جن کو کسی قسم کے جماعتی رسائل اور کتب پہ رسائی حاصل نہیں۔ ربوہ کے پریس تو اب بند پڑے ہیں لیکن لندن سے چھپنے والے آن لائن الفضل بھی وہاں نہیں پڑھے جا سکتے۔ اسلئے اس مذہبی آزادی کی قدر کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کو کما حقہ اہمیت دی جائے اور اس کے باقاعدہ مطالعہ کی عادت بنائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تیاری اور اشاعت کے کارِ خیر میں حصہ لینے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

18جون2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:11	19:05
مدینہ منورہ	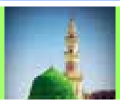	04:02	19:13
قادیان	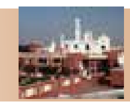	03:43	19:36
ربوہ		03:23	19:16
اسلام آباد ٹلفورڈ	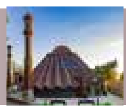	03:18	21:21